بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

نہرو لیاقت معاہدہ کے بعد سے اب تک اگرچہ بھارت اور پاکستان میں کہیں کوئی بڑا واقعہ سننے میں نہیں آیا اور اس معاہدے کے بہت سے خوشگوار نتائج کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ کہنا دوپہر کے چمکتے سورج سے انکار کرنا ہوگا کہ اس سے دونوں ملکوں کی اقلیت میں اطمینان واعتماد پیدا ہوگیا ہے اور اب ان میں خوف وہراس یا مستقبل کی طرف سے بے چینی ومایوسی کا احساس نہیں رہا ہے جیسا کہ اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے دونوں ملکوں میں آمد ورفت کا سلسلہ برابر جاری ہے کسی دن آنے والے کم ہوتے ہیں اور کسی دن جانے والے اور یہ تعداد سینکڑوں کی نہیں بلکہ روزانہ ہزاروں تک کی ہوتی ہے پھر اس بات کو بھی فراموش نہ کیجئے کہ اب جو ایک ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں اقلیتی فرقے کے لوگ پہنچ رہے ہیں وہ ہنگامی حالات کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہے ہیں کیونکہ اب یہ ہنگامی حالات ہیں ہی نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر اور آخری فیصلہ کرکے بلکہ ان میں بہت سے وہ ہوں گے جنھوں نے دوسرے ملک میں جہاں وہ آ رہے ہیں پہلے سے اپنی رہائش اور معاش کا انتظام کر لیا ہوگا اس بنا پر زمانۂ امن میں اقلیت کی ایک ملک سے دوسرے ملک میں حرکت زمانۂ فساد کی نقل وحرکت سے بھی کہیں زیادہ خطرناک اور تشویش انگیز ہے اور اگر یوں رات یہی رہے تو دونوں حکومتیں مانیں یا نہ مانیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ عملاً خود بخود آبادی کا تبادلہ ہو جائے گا۔ اور دونوں ملک دو مستقل دشمن کیمپوں میں منتقل ہو جائیں گے۔

خدا نہ کرے کہ کبھی ایسا ہو لیکن اگر ایسا ہوا تو کون کہہ سکتا ہے کہ اس چھوٹے سے بر اعظم کا حشر وہی نہ ہوگا جو آج کوریا کا ہو رہا ہے۔ یہ ملک بھی ایک ہی تھا جنگ عظیم دوم کے اثرات نے اس کو جنوبی کوریا اور شمالی کوریا کے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ تقسیم کا طبعی نتیجہ منافرت وعداوت باہمی ہوتا ہی ہے چنانچہ ملک کے دونوں منقسم حصوں کے لوگوں میں بدمزگی، تلخی اور دشمنی پیدا ہو جانے

کی وجہ سے آئے دن جھڑپیں ہونے لگیں اور شدہ شدہ ان کا یہ انجام ہوا کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے میدانِ جنگ میں دست و گریباں ہو گئے اب سوچئے کہ بھلا کس کا ہوا؟ تو واقعہ یہ ہے کہ ان میں سے بھلا کسی کا بھی نہیں ہوا بلکہ دونوں نے اپنے اوپر تباہی اور بربادی کو مسلط کر لیا ہے۔ جیت اگر ہوگی تو روس کی یا امریکہ کی ہوگی۔ کوریا کا حال تو یہ ہے کہ ایک مہینہ کے اندر اندر پچاس لاکھ سے زائد انسان گھر سے بے گھر ہو کر ایک وقت کی روٹی تک کو محتاج ہو گئے ہیں، ہزاروں خاندان بے چشم و چراغ ہو گئے۔ صنعتی و حرفتی ادارے دم کے دم میں کھنڈر بن گئے اور ہری بھری آبادیاں چشم زدن میں ویرانوں میں تبدیل ہو گئیں۔ بس جو اسباب کوریا کی تباہی کے تھے وہ بھی ہندوستان میں پیدا ہو رہے ہیں اور جن ہاتھوں نے لوگوں کے دلوں میں چھپی ہوئی چنگاریوں کو ہوا دے کر ایک دوزخ بنا ڈالا وہی ہاتھ یہاں بھی مصروفِ عمل ہیں۔

نہرو لیاقت معاہدہ جس جذبۂ خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ کیا گیا ہے اس کے اچھا ہونے میں کلام نہیں لیکن سچ یہ ہے کہ اگر بھارت اور پاکستان کی حکومتیں فرض شناس اور ضابطہ ساتھ مطالبات فرض کی عملی تکمیل و تعمیل میں جری و بیباک ہوتیں تو اس معاہدہ کی چنداں ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ اعلان دستور کے مطابق ہندو پاکستان کا اور مسلمان بھارت کا شہری ہے اور اس بنا پر ہر حکومت کا فرض ہے کہ قطع نظر اس سے کہ دوسرے ملک میں کیا ہو رہا ہے وہ اپنے ملک کے شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔ اگر ذرا باریک نگاہی سے غور کیجئے تو صاف معلوم ہوگا یہ معاہدہ تو بلی اس بات کی نشانی اور اس حقیقت کا کھلا ہوا اقرار ہے کہ دونوں حکومتیں بحیثیت حکومت کے اپنا فرض ادا کرنے میں قاصر رہی ہیں اور اس نے معاہدہ کی آڑ لے کر دونوں اپنے گناہوں کو چھپانا چاہتی ہیں۔ دو شخص ایک گناہ میں شریک ہو کر جس طرح ایک دوسرے کا ... کرتے ہیں اسی طرح ان دونوں حکومتوں نے بالواسطہ اقرار جرم کر کے اپنے جرم کے لئے ایک عذر پیدا کیا ہے۔

اس طرح خونِ ناحق کا تیز رنگ دونوں حکومتوں کے دامن پر پھیکا ہوا نہیں پڑتا [illegible]

بتلائے گی لیکن اس میں شبہ نہیں کہ دونوں ملکوں کی اقلیتوں کی بے اعتمادی و بے چینی کے اسباب قطعاً نفسیاتی ہیں اور جب تک ان کا تدارک نہیں کیا جائے گا اعتماد بحال نہیں ہو سکتا ان اسباب کا تدارک اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جو کچھ کہا گیا اور جس کا بار بار اعلان کیا گیا ہے ایمانداری اور پوری سچائی کے ساتھ اس پر عمل بھی کیا جائے اور دونوں کو صاف اور دماغ کو پاک کر کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو پھر سے جوڑنے کی مخلصانہ جدوجہد کی جائے جہاں تک اس عمل اور اس کی ضرورت کا تعلق ہے دونوں حکومتوں کا فرض یکساں اور برابر ہے لیکن ہمارے نزدیک پاکستان کا فرض اور اس معاملہ میں اس کی ذمہ داریاں بہ نسبت بھارت کے اور بھی کہیں زیادہ ہیں اور اس کے وجوہ یہ ہیں۔

---

(۱) ہندوستان کی تقسیم ارباب پاکستان کے مطالبہ اور ان کے اصرار پر ہوئی ہے اس لئے تقسیم سے جو خرابیاں بدمزگیاں اور تلخیاں پیدا ہو گئی ہیں پاکستان کا فرض اولین ہے کہ وہ ان کا تدارک ان کی اصلاح کرے۔

(۲) پاکستان میں ہندو صرف ایک کروڑ ہیں لیکن بھارت میں مسلمانوں کی تعداد ۳½ کروڑ ہے اگر ایک کروڑ وہاں برباد ہوئے تو یہاں ان سے ساڑھے تین گنا زیادہ برباد ہو جائیں گے۔

(۳) بھارت ایک وسیع اور زرخیز آباد ملک ہے اس لئے ہندوؤں کو بھارت میں آکر آباد ہونا اس سے کہیں زیادہ آسان ہے جتنا کہ بھارت کے مسلمانوں کا پاکستان میں پہنچ کر آباد ہونا۔

(۴) پاکستان کو اسلامی حکومت کہا گیا ہے اس لئے ہندوؤں کا اس سے بددل ہونا خصوصاً مغربی پنجاب وغیرہ کے مظالم کے بعد۔ ایک بالکل نفسیاتی چیز ہے۔ اسلام بے شبہ ایک مکمل نظام عدل و انصاف ہے لیکن ایک غیر مسلم کے دل میں اس حقیقت کا اعتراف آپ اپنے عمل سے ہی جاگزیں کر سکتے ہیں۔

(۵) پاکستان کی تعمیر و قیام میں بھارت کے مسلمانوں کا بہت بڑا دخل ہے اس لئے پاکستان کا مذہبی، اخلاقی اور انسانی فرض ہے کہ اگر کچھ اور نہیں تو کم از کم اس حق کی منت شناسی کے طور پر ہی وہ اپنے یہاں کے ہندوؤں کی ہر طرح دلجوئی کرے۔

(٦) پاکستان نے اپنے آپ کو اسلامی حکومت کہا ہے اس لئے اب اگر پاکستان میں کوئی جور و ظلم یا ناانصافی کا واقعہ پیش آتا ہے تو اس سے اللہ، اللہ کے رسول، دین حق کی بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے اور یہ اتنا بڑا گناہ ہے جس کی پاداش کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

کہتے ہیں بدی سے بدی پیدا ہوتی ہے اگر یہ سچ ہے تو اس سے کہیں زیادہ سچ یہ ہے کہ نیکی سے نیکی پیدا ہوتی ہے پہلی چیز کا تجربہ کرتے ہوئے تین سال بیت گئے تو کیا اب ایک عظیم الشان اور نہایت ہولناک عالمگیر طوفان انقلاب کی آمد سے پہلے اپنی یکجائی حفاظت کے لئے یہ مناسب نہ ہوگا کہ دونوں حکومتیں نیکی سے نیکی کا بھی تجربہ کر دیکھیں۔